REGD. NO L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۵/۳۹ | جمعرات ۲۵ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ ۴ صلح ۱۳۳۰ ہش ۴ جنوری ۱۹۵۱ء | نمبر ۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ر جنوری (بذریعہ تار) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ٹمپریچر تو ۹۹ ہی ہے۔ لیکن رات بے چینی بہت زیادہ رہی۔ باقی تکالیف بھی نسبتاً کم ہیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۳ر جنوری۔ حضرت پیر افتخار احمد صاحب ایک عرصہ سے شدید بیمار چلے آتے ہیں۔ کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

سیئول شدید محاصرے میں

ٹوکیو ۳ر جنوری۔ شمالی کوریا کی فوجیں اور چینی کمیونسٹوں کے دستے سیئول کے گرد ایک زبردست محاصرہ کر رہے ہیں یہ محاصرہ اب صرف ۸ میل کا رہ گیا ہے شمال مشرق اور شمال مغرب میں جس کی گرفت لمحہ بہ لمحہ شدید تر ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ کثیر تعداد میں چینی فوجیں اتحادی فوجوں کے مشرقی کونے کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

خان لیاقت علی خاں آج رات لندن نہیں جا رہے ہیں

کراچی ۳ر جنوری۔ آج یہاں یہ بات پایۂ تصدیق کو پہنچ گئی ہے کہ خان لیاقت علی خان آج رات یقینی طور پر لندن روانہ نہیں ہوں گے۔ سیاسی مبصروں کا بھی کہنا ہے کہ خان لیاقت علی ابھی تک اس عزم پر جمے ہوئے ہیں کہ جب تک مسئلہ کشمیر کو کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل نہیں کیا جائے گا وہ نہیں جائیں گے۔ ان مبصروں کا خیال ہے کہ وزرائے اعظم کی کانفرنس میں کل سب سے پہلے اسی مسئلے پر بحث ہوگی۔ کہ کیا خان لیاقت کے مطالبے کو حمایت میں شامل کر لیا جائے یا نہ۔ ان لوگوں کا کہنا ہے۔ کہ اگر اس مطالبے کو ایجنڈے میں شامل نہ کیا گیا۔ تو امن پسند دنیا کی نظر میں کانفرنس کی حیثیت محض رسمی ہو جائے گی۔

پشاور ۳ر جنوری۔ آج صوبہ سرحد کی اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعے خان لیاقت کے دولت مشترکہ کی کانفرنس سے مسئلہ کشمیر کو ایجنڈے میں شامل کرنے کے مطالبے کی حمایت کی۔ سپیکر نے قرارداد پیش کی اور ایوان کے صدر اور دیگر دس ارکان اسمبلی نے تقریریں کیں۔ ایوان نے مطالبہ کیا۔ کہ پاکستان دستوریہ کو برطانی کامن ویلتھ سے علیحدگی کے معاملے پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ برطانیہ کی موجودہ بے رخی کو سرحد کے عوام نے ناپسند کیا ہے۔ پختانستان کا ڈھونگ بھی برطانیہ کی اسی پالیسی کی بنا پر ہے اور کہ پاکستان کو کسی بھی بلاک سے عدم شمولیت کا صاف انکار کر کے نئے دوستوں کی تلاش کرنی چاہیئے۔

ڈھاکہ ۳ر جنوری۔ آج مشرقی بنگال کے تمام اخبارات نے بھی خان لیاقت کے مطالبے کی حمایت کی۔ صدر جمعیۃ العلماء مشرقی پاکستان نے ایک بیان میں کہا۔ آپ کے اس مطالبے کے سلسلے میں سارا پاکستان ان کی پشت پر ہے۔

کراچی ۳ر جنوری۔ کل برطانی ہائی کمشنر مقیم پاکستان نے خان لیاقت سے ملاقات کی اور آج صبح سکرٹری جنرل سے گفتگو کی۔ اب تک اس سلسلے میں لندن اور کراچی کے درمیان نامہ و پیام کا سلسلہ جاری ہے۔

لیک سکسیس ۳ر جنوری۔ سلامتی کونسل کے ماہ جنوری کے صدر نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ۱۵ر جنوری کے بعد مسئلہ کشمیر پر بحث ہو سکے گی۔ اس سے پہلے اس لئے نہیں ہو سکے گی۔ کہ ہندوستانی نمائندہ کانفرنس میں شرکت کر رہا ہوگا۔

انتخابات کے نتائج ۲۵ر مارچ کو

لاہور ۳ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے لئے کاغذات نامزدگی کے داخل کے لئے ۲۲ر جنوری تک اعلان کیا جائے گا۔ اور اس کے لئے آخری تاریخ ۳ر فروری کے لگ بھگ ہوگی۔ ۱۹۷ نشستوں کا حد ۲۵ مارچ تک نتیجہ نکل آئے گا۔ تاکہ مارچ کے خاتمے تک نئی وزارت اپنی ذمہ داریاں سنبھال سکے۔

پاکستان و فلپائن میں دوستی کا معاہدہ

کراچی ۳ر جنوری۔ پاکستان و فلپائن میں ایک دوستی کے معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کی بنا پر دونوں ملکوں میں سفارتی تعلقات، سفراء اور کاروبار کے متعلق جائز سرگرمیوں کے سلسلے میں دونوں ملکوں کے باشندوں کو یکساں مراعات دی جائیں گی۔

ڈھاکہ ۳ر جنوری۔ یہاں مردم شماری کے انتظامات قریباً قریباً مکمل ہو چکے ہیں۔

کراچی ۳ر جنوری۔ خواجہ شہاب الدین ایک ہفتہ کے دورے پر لاہور روانہ ہو گئے۔

نزدیک و دُور سے

لاہور ۳ر جنوری۔ بری حکومت نے یکم اکتوبر ۱۹۵۰ء سے پنشنوں کی تبدیل شدہ مالیت کی ادائیگی پر پابندی ہٹا دی ہے۔ بری حکومت کے ریٹائرشدہ پاکستانی ملازم اگر چاہیں۔ تو اپنی پنشنوں کی رقوم کو جزوی طور پر دوسرے سکوں میں تبدیل کرا سکتے ہیں۔ (سٹار)

واشنگٹن ۳ر جنوری۔ کوریا کی جنگ کے بعد ایک نیا ٹینک شکن ہتھیار (۱۰۵ ملی میٹر ایکوائل لیس رائفل) تیار کیا گیا ہے۔ جو ہر ٹینک کو بیکار کر سکتا ہے۔ یہ پیدل دستوں کے لئے بنایا گیا ہے اور اس کی مار پانچ میل تک ہے۔

ٹوکیو ۳ر جنوری۔ کل سیئول سے ۱۱ میل شمال کی طرف اوئیجونامی شہر کو کل امریکی فوجوں نے خالی کر دیا۔ یہ شہر امریکیوں کی زرعی سرگرمیوں کا خاص مرکز تھا۔ مشرقی محاذ پر بھی اتحادی فوجیں بہت پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

لکھنؤ ۳ر جنوری۔ کل ضلع ڈیوریا کے علاقہ رودھرہ میں پانچ افراد بھوک سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ (سٹار)

پشاور ۳ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت ۱۵ر فروری تک صوبہ سرحد کا کسٹم کا شعبہ اپنے قبضے میں لے رہی ہے۔ (سٹار)

برلن ۳ر جنوری۔ کل مشرقی جرمنی کے اشتراکی لیڈروں نے کمنفرم کے لیڈروں کو آج اشتراکی صدر پیک کی ۷۵ ویں سالگرہ میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔ سپاس نامے پیش کرتے ہوئے چار طاقتی شہر کی حیثیت سے برلن کی پوزیشن میں عظیم تبدیلیوں کی دھمکی دی۔ (سٹار)

روم ۳ر جنوری۔ اطالیہ اور یوگوسلاویہ کے درمیان جو ثقافتی معاہدہ ہوا ہے۔ اس میں معاہدہ اس سے پیدا ہونے والے متعدد دوسرے مسائل بھی شریک کر لئے گئے ہیں۔ (سٹار نیوز ایجنسی)

پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں ووٹروں کو رشوت دینا۔ خاطر و مدارات کرنا اور باقاعدہ ضیافتیں دینا قانوناً ناجائز وسائل قرار دے دیئے گئے!

لاہور ۳ر جنوری۔ چونکہ پنجاب اسمبلی کے انتخابات قریب آ رہے ہیں۔ اس لئے عوام کو خبردار کر دینا ضروری ہے کہ حسب ذیل طریقے انتخابات مجلس قانون ساز پنجاب کے قانون مجریہ ۱۹۵۰ء کی رو سے "ناجائز وسائل" قرار دے گئے ہیں۔

(۱) ووٹروں کو کسی طریقے پر رشوت دینا یا ان کی کسی قسم کی معمولی سے معمولی خاطر مدارات کرنا یا باقاعدہ ضیافت دینا تاکہ ان کے عوض میں ان کے ووٹ حاصل کئے جائیں۔

(۲) کسی امیدوار کا یا اس کے کسی کارکن کا۔ یا کسی امدادی کا ووٹر پر ناجائز دباؤ ڈالنا۔ یا کسی ووٹر کو قبیلے برادری یا فرقے کا واسطہ دے کر ووٹ طلب کرنا یا ووٹ دینے پر مجبور کرنا یا انہی ذریعوں سے کام لے کر امیدوار یا ووٹر کو انتخاب لڑنے سے دست بردار ہونے یا انتخاب کے لئے کھڑا ہونے کی ترغیب دینا یا اس کو فریق مخالف کے حق میں ووٹ دینے سے باز رکھنا۔ یا باز رکھنے کی کوشش کرنا۔

(۳) کسی امیدوار کا یا اس کے کسی کارکن یا امدادی کا ووٹر کو جائے انتخاب پر جا کر ووٹ دینے اور وہاں سے واپس آنے کے لئے کرایہ یا مانگی ہوئی سواری مہیا کرنا۔ اور انتخاب کے لئے کسی کرایہ پر سواری والی کشتی۔ گاڑی یا جانور کو کرایہ پر یا عاریتاً تصرف میں لانا۔ البتہ ووٹر خود ووٹ دینے کے لئے جانے کی غرض سے اپنی ذاتی سواری استعمال کر سکتا ہے اور کرایہ پر بھی سواری حاصل کر سکتا ہے۔

(۴) فارم الف پر کسی مہاجر امیدوار کا اپنے مہاجر ہونے کے متعلق غلط سرٹیفکیٹ پیش کرنا روا نہیں ہے۔ کہ مہاجر وہ شخص ہے۔ جو پہلے ان علاقوں کا باشندہ تھا۔ جو اب ہندوستان میں شامل ہیں۔ یا ہندوستان کے قبضے میں ہیں۔ اور جو ہندوستان اور پاکستان کے الگ الگ ہونے پر فسادات کے خطرے یا فسادات کے پھوٹ پڑنے پر اپنا وطن ترک کر کے پاکستان میں پناہ گیر ہوا ہو۔ جو امیدوار خود یا اپنے کسی ایجنٹ یا مددگار کے ذریعے کوئی ایسا ناجائز وسیلہ اختیار کرے گا۔ اس کا انتخاب منسوخ ہو جائے گا۔ بلکہ وہ آئندہ ووٹر بھی نہ رہ سکے گا۔ (سرکاری اطلاع)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

مرکز سلسلہ ربوہ میں مقامی انصار اللہ کا جلسہ

تربیت و اصلاح کے متعلق بزرگانِ سلسلہ کی تقاریر

مورخہ ۵۰-۱۲-۱۴ بعد نماز عصر حلقہ الف ربوہ میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ مکرم و محترم جناب خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم و محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی اور نظم … بشارت … صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل عہد نامہ تین مرتبہ دہرایا گیا۔

"میں اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اسلام اور احمدیت کے قیام اور اس کی مضبوطی اور اس کی اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کرتا رہوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس امر کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کرونگا۔ کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام دوسرے سب دینوں اور سلسلوں پر غالب رہے۔ اور اس کا جھنڈا کبھی سرنگوں نہ ہو۔ بلکہ دوسرے سب جھنڈوں سے اونچا اڑتا رہے۔ آمین اللھم آمین"

اس کے بعد مکرم و محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے جماعت کی تنظیم کے متعلق ایک مختصر مگر مدلل تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اصل میں اس وقت ہی ایک تنظیم میں آ گئے تھے۔ جبکہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو اس جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ وہ ایک تنظیم میں آ جاتا ہے۔ لیکن اس تنظیم کے ہوتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اگر ہمیں انصار اللہ کی مجلس کے نام سے جو ایک تنظیم میں لاتے ہیں۔ تو یہ ہماری گزشتہ کمزوریوں کی تلافی کے لئے ہے۔ آپ نے فرمایا ہمیں دل سے یہ خیال نکال دینا چاہیئے کہ ہم بوڑھے ہیں اور اب نوجوانوں کے کام کا وقت ہے۔ ہمیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے یہ سبق ملتا ہے کہ اصل میں کام کرنے والے جہاں نوجوان ہیں وہاں بوڑھے بھی ہیں۔ پس ہمیں اپنی ذمہ واریوں کو ادا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہی اس تنظیم میں آنا ہے۔

آپ کے بعد مولانا مولوی قمر الدین صاحب نے نماز باجماعت کی ادائیگی کے متعلق ایک دلچسپ پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا جس طرح انسان کی تخلیق کی تکمیل مختلف چھ دوروں کے بعد ہوئی ہے۔ ان دوروں کے بعد وہ جسمانی لحاظ سے کامل انسان کہلایا ہے۔ اسی طرح اس کی روحانی تکمیل بھی اتنے ہی دوروں کے بعد ہوئی۔ ان میں سے ایک نماز باجماعت ہے۔ پس ہم جب تک اس رکن کو اس کے اصول کے مطابق ادا نہ کریں ہم روحانی لحاظ سے کامل نہیں کہلا سکتے۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے مرکز کی مضبوطی اور جماعت کے احباب کے اس سلسلہ میں تعاون کے متعلق تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک ہم اپنے مرکز کو مضبوط نہ کرلیں ہم اپنے مقصد کو حاصل نہیں کرسکتے۔ اور یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے۔ جب احباب جماعت اس طرف قدم اٹھائیں۔ بعد ازاں مولانا مولوی ابو العطاء صاحب نے تبلیغ کی اہمیت کے متعلق تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ انبیاء کی بعثت کی غرض خدا تعالیٰ کے کلام کو لوگوں تک پہونچانا ہے ہمارے سامنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ موجود ہے۔ پس ہم جبکہ آپ کے غلاموں کے غلام ہیں۔ ہمارا کام تبلیغ میں بہت زیادہ ہونا چاہئیے آخر میں صدر صاحب نے تربیت و اصلاح کے سلسلہ میں ایک مختصر تقریر فرمائی۔ اور جلسہ مغرب کے وقت دعا کے بعد برخاست ہوا۔

خاکسار منتظم دین محمد مولوی فاضل واقف زندگی

درخواست دعا ملک حبیب اللہ صاحب موری دروازہ لاہور کچھ عرصہ سے بعارضہ ٹی بی بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خالد سیف اللہ لاہور

ربوہ میں مکانات کی تعمیر کا سامان

ربوہ میں چند ایک محلہ جات کی الاٹ منٹ ہو چکی ہے اور محلوں کی الاٹ منٹ عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ الاٹ منٹ کے بعد حسب قواعد چھ ماہ کے اندر اندر عمارتیں تعمیر ہونی ضروری ہیں۔ اس لئے اکثر احباب مختلف ذرائع سے اور دفتر تعمیر یا دفتر آبادی سے اس بات کا علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ پبلک عمارات کی تعمیر کے لئے سامان تعمیر ربوہ میں مہیا کرنے کا کوئی انتظام ہے یا نہیں ان کی اطلاع اور سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ محکمہ تعمیر نے صدر انجمن تحریک جدید اور پبلک عمارات کی تعمیر کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہت سی عمارتی لکڑی کا سٹاک مہیا کرنے کا انتظام کرلیا ہے۔

جو دوست ربوہ میں مکان تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اگر محاسب صدر انجمن احمدیہ ضلع جھنگ کے نام حسب ضرورت لکڑی کی قیمت اندازاً جمع کرادیں۔ تو محکمہ تعمیر ان کو عمدہ لکڑی واجبی نرخ پر مہیا کرسکتا ہے ترسیل رقم لکڑی کی مقدار اور نوعیت سے سیکرٹری تعمیر ربوہ کو ساتھ ہی مطلع کیا جائے کہ کتنی لکڑی کس کس قسم کی درکار ہوگی۔ تاکہ ان کی ضروریات کو ملحوظ رکھ کر مزید سٹاک کیا جاسکے۔

اس کے علاوہ جو احباب دفتر اسسٹنٹ سیکرٹری آبادی کے ذریعہ اپنی رقوم عمارتی سامان کے لئے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا چکے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے مطلوبہ سامان کی تفصیل سے سیکرٹری تعمیر ربوہ کو فوراً آگاہ کریں۔ تاکہ ان کی ضروریات پوری کرنے کا وہ مناسب انتظام کرسکیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

چندہ مسجد ہالینڈ

اور

لجنات اماء اللہ کا فرض

مسجد ہالینڈ کے لئے احمدی مستورات سے چندہ کی تحریک کئے ہوئے قریباً ۱۰ ماہ گزر چکے ہیں اس جماعت کی عورتوں سے جنہوں نے تین چار ماہ کے اندر مسجد لنڈن کے لئے ستر ہزار روپیہ جمع کردیا تھا۔ اب ایک بار پھر خدا تعالیٰ کا گھر بنانے کی اپیل کی گئی۔ گو جماعت اس وقت سے بہت زیادہ ترقی کرچکی ہے۔ لیکن چندہ کی طرف عورتوں نے بہت ہی بے توجہی کی ہے۔ ساٹھ ہزار کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جس میں سے ابھی صرف تیس ہزار روپیہ جمع ہوا ہے۔ بات یہ ہے کہ عورتوں نے اپنی کمزوری کو نہیں سمجھا۔ ورنہ وہ اپنی ہر ضرورت کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کے نام کی اشاعت کے لئے روپیہ ضرور دیتیں۔

یہ قربانی کے موقعے بار بار میسر نہیں آتے بہنوں کو چاہیئے کہ مسجد ہالینڈ کے چندہ کے لئے جو انہوں نے وعدہ کیا تھا اسے جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور جن بہنوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ ان کو اس چندہ میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ کوئی بہن اپنی لاعلمی کی وجہ سے ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ ہماری پوری کوشش ہونی چاہیئے کہ کوئی احمدی عورت ایسی نہ رہے۔ جس نے اس چندہ میں حصہ نہ لیا ہو۔

پس اس اعلان کے ذریعہ میں تمام لجنات اماء اللہ کی عہدہ داروں کو توجہ دلاتی ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی لجنہ کی مستورات میں اس بات کی تحقیق کریں کہ کوئی عورت اس تحریک سے لاعلم تو نہیں رہ گئی۔ ہر عورت کے کانوں تک چندہ مسجد ہالینڈ کی تحریک پہونچا دی جائے۔ اور جنہوں نے ۵۰ء کے وعدے لکھوائے ہیں۔ لیکن ابھی تک ادا نہیں کئے ان سے جلد سے جلد وصول کرنے کی کوشش کی جائے اور جنہوں نے ابھی تک نہ چندہ دیا۔ اور نہ چندہ کا وعدہ لکھوایا ہو۔ ان سے وعدہ لکھوانے کی کوشش کریں ہر لجنہ اماء اللہ کی عہدہ دار کا فرض ہوگا کہ اس اعلان کو پڑھ کر اطلاع دیں کہ انہوں نے مسجد ہالینڈ کے چندہ کی وصولی کے لئے کیا کوشش کی۔ اور ان کی کوشش کس حد تک کامیاب ہوئی۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ

— بقیہ لیڈر صفحہ ۳ —

یقین رکھو اس کا آپ کو کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے ایسا کیا ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ سوچو تو کیا خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ اور مسلمانوں کو "صابی صابی" کہنے سے اسلامی تحریک رک گئی تھی؟ اسی بات سے سبق سیکھو۔ اگر تحریک احمدیت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تو تمہارے "مرزائی مرزائی" اور "قادیانی قادیانی" کہنے سے یہ تحریک نہیں رک سکتی۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں تو یہ اپنی موت آپ ہی مرجائے گی۔ تم اپنا ایمان کیوں کھوتے ہو۔ اور مخالفین انبیاء علیہم السلام کا وطیرہ کیوں اختیار کرتے ہو۔ بھائیو ہم آپ کے بھلے کی بات کہتے ہیں۔ ہمیں تو اس کا کوئی نقصان نہیں جب اتنی سیدھی سی بات آپ نہیں سمجھ سکتے تو قرآن کریم کی تعلیم کو آپ کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اگر آپ اسلامی اخلاق فاضلہ نہیں پیدا کرسکتے تو لادینی اخلاق رذیلہ سے تو پرہیز کرو۔ اتنا ہی سہی کاش اتنا ہی سہی۔ (باقی)

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

۴ جنوری ۱۹۵۱ء

دشمنان احمدیت اور وزارت خارجہ

(۲)

"کوثر" کے مدیر محترم نے چوہدری ظفر اللہ خان پر جو تنقید عالیہ فرمائی ہے اس کا پہلا جزو یہ ہے کہ "قادیان بھارت میں ہے" گویا چونکہ قادیان چوہدری صاحب کے نزدیک بڑا مقدس مقام ہے اس لئے وہ بطور وزیر خارجہ اپنے فرائض منصبی جہاں تک بھارت کا تعلق ہے دیانتداری سے ادا نہیں کر سکتے۔ چوہدری ظفر اللہ خان ایک کافی طویل عرصہ سے وزارت خارجہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مدیر "کوثر" کو چاہیئے تھا کہ اس طویل مدت میں سے کوئی ایک ٹھوس واقعہ پیش کر کے بتاتے کہ یہ بات ہے جو انہوں نے اس جذبہ عقیدت سے متاثر ہو کر کی ہے۔ جو انہیں اس مقام سے ہے اور یہ بات پاکستان کے لئے نقصان دہ اور بھارت کے مفاد کی ہے۔ کیا یہ اندھیر نہیں ہے کہ ساری دنیا تو جس میں سب سے آگے اسلامی کہلانے والی اقوام ہیں چوہدری صاحب پر نہ صرف یہ کہ کوئی حرف نہیں رکھ سکی۔ بلکہ آپ کی وکالت کی جو آپ نے بھارت کے خلاف دکھائی ہے مداح ہے اور یہاں تک کہا گیا ہے کہ آپ نے بھارت کے کشمیر کیس کا تارو پود بکھیر کر رکھ دیا ہے۔ مدیر کوثر آپ پر مندرجہ بالا الزام لگا رہے ہیں۔ دوسرے تو دوسرے خود دشمنان احمدیت بھی اس سے انکار نہیں کر سکے۔ اور آپ نے جس طرح مسئلہ کشمیر کو پاکستان کی طرف سے پیش کیا ہے۔ اس میں نقص نہیں نکال سکے۔

ہم مدیر "کوثر" کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ معاملہ کشمیر کے یو۔ این۔ او میں پیش ہونے کے متعلق ایک بات ہی ایسی نکال کر دکھائیں۔ جو کہنی چاہیئے تھی اور چوہدری صاحب نے بطریق احسن وہاں پیش نہیں کی۔ ذرا بھارت کے اخبارات کو ہی اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ کہ انہوں نے چوہدری صاحب کے متعلق کیا کیا غصہ نکالا ہے۔ اور کس طرح آپ کے مقابلہ میں بھارتی ڈیلی گیشن کی بے بسی کو تسلیم کیا ہے۔ کیا چوہدری صاحب نے بھارت کی اتنی پر زور مخالفت اس لئے کی ہے کہ پاکستان کو نقصان پہنچا کر بھارت کو فائدہ پہنچایا جائے۔ کیونکہ قادیان بھارت میں ہے انسان کو الزام تراشتے وقت کچھ تو خدا ترسی سے کام لینا چاہیئے۔ خدا ترسی نہ سہی مدیر کوثر اگر ذرا بھی عقل سے کام لیتے تو ایسی انہونی بات کبھی قلم سے نہ نکالتے۔ مگر تعصب انسان کو اتنا اندھا کر دیتا ہے کہ معروف ومنکر کی شناخت مفقود ہو جاتی ہے۔

کیا مودودی صاحب کا یہی اسلام ہے جو انہوں نے مدیر "کوثر" کو سکھایا ہے۔ کیا یہی وہ حکومت الٰہیہ ہے جس کا نعرہ آپ بلند کر رہے ہیں۔ کیا یہی وہ انصاف اور اسلامی اخلاق ہے۔ جس کی امید حکمران طبقہ سے کی جاتی ہے کیا یہی وہ صالحین ہیں جن کی قیادت آپ ملک پر ٹھونسنا چاہتے ہیں؟ کیا یہ سستی نعرہ بازی نہیں ہے؟ کہ وزارت خارجہ کی برائیاں گنانے لگے تو بس یہ کہہ دیا کہ جی چوہدری ظفر اللہ خان کیا وزارت خارجہ کے فرائض سرانجام دیتے ہم نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ قادیانی ہیں اور قادیان ان کا مقدس مقام بھارت میں ہے" کیا آپ مسلمانوں کو اتنا ہی سادہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ آپکی اس سستی نعرہ بازی کی قیمت نہیں لگا سکیں گے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ آج تمام دنیا کی لیڈرشپ میں صرف ظفر اللہ خان ہی کی ایک شخصیت ایسی ثابت ہوئی ہے۔ جس کا معیار اخلاق اسلامی حد تک بلند ہے۔ جو سب سے زیادہ اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں دیانتدار ہے۔ جس کی دوست دشمن تک نے تعریف کی ہے۔ لیکن

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ احمدیت کے خلاف جھوٹ بولکر اور افترائیں تراش کر اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ ان سے اور امید بھی کیا ہو سکتی ہے۔ بھائیو اسلام آپ کی چالاکیوں کا محتاج نہیں۔ آپ کی سستی نعرہ بازی کا رہین نہیں۔ آپکی ایسی غیر اسلامی اعانت کی اسکو کچھ بھی ضرورت نہیں۔ بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی جی لے گا

بے شک ہر احمدی کے لئے "قادیان" ایک مقدس مقام ہے۔ وہ اس کے لئے مال تو کیا جان بھی ضرورت پڑے تو قربان کرنے کو تیار ہے۔ مگر وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ قادیان کیوں اس کے لئے مقدس مقام ہے اور مقدس مقامات کیوں مقدس مقامات ہوتے ہیں۔ وہ یہ جانتا ہے کہ قادیان اس کو اس لئے مقدس ہے کہ اس میں خدا تعالےٰ کا وہ مقدس پیدا ہوا۔ جس نے از سر نو باری تعالےٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کیا۔ اور جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا امام ہے۔ جس نے خدا کو از سر نو زندہ ثابت کیا ہے۔ جس نے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا ہے۔ جس نے ہر زمین کو اسلام کی زمین بنانا ہے۔ ہر خطہ کو خدا تعالےٰ کی مسجد بنانا ہے۔ جس نے چپہ چپہ کو مقدس مقام بنانا ہے۔ جہاں اللہ تعالےٰ کی تسبیح آئین شرعی کے مطابق بھی اسی طرح ہوگی جس طرح آئین تکوینی کے مطابق ہو رہی ہے۔ جس نے دنیا میں "اسلامی اخلاق" کا معیار قائم کرنا ہے۔

قادیان بے شک ہر احمدی کے لئے مقدس مقام ہے۔ لیکن اس کے نزدیک اسلامی اخلاق سب سے زیادہ مقدس ہے۔ اس لئے ہمیں چوہدری ظفر اللہ خان پر اس لئے فخر نہیں ہے۔ کہ وہ پاکستان کے وزیر خارجہ ہیں۔ بلکہ اس لئے فخر ہے کہ انہوں نے مجلس اقوام میں ایسی مجلس میں جہاں تمام دنیا کے سب لیڈر جمع ہوتے ہیں۔ "اسلامی اخلاق" کا معیار قائم کیا ہے۔ ہمیں بے شک چوہدری ظفر اللہ خان پر بڑا ناز ہے لیکن یہ ناز اس لئے نہیں ہے کہ آپ بڑے مقرر ہیں آپ کا عہدہ عظیم الشان ہے۔ یا آپ بڑے فہیم و ذہین اور حاضر جواب وکیل ہیں۔ بلکہ ہمیں آپکی ذات پر اس لئے فخر ہے کہ آپ نے اسلامی تحریک کا پیغام تمام دنیا کے لوگوں کو پہنچایا ہے۔ جو اپنی مجلسوں میں خدا تعالےٰ کا نام بھی سننا نہیں چاہتے۔ ایسے لوگوں کو "اسلامی اخلاق" کا نمونہ دکھایا ہے۔ جو اسلام کو نعوذ باللہ دیوانوں اور وحشیوں کا دین سمجھتے ہیں۔ ہاں ہمیں چوہدری ظفر اللہ پر اسی لئے فخر و ناز ہے۔ ایک احمدی کے نقطۂ نظر سے چوہدری ظفر اللہ کا پاکستان کا وزیر خارجہ ہونا تو کیا تمام دنیا کا شہنشاہ ہونا بھی کوئی معنے نہیں رکھتا۔ اگر وہ "تبلیغ اسلام" کا وہ فرض ادا نہ کرتے جس کے ادا کرنے کا موقعہ اللہ تعالےٰ نے ان کو دیا تھا انہوں نے یو۔ این۔ او میں مسئلہ کشمیر کی جو وکالت کی ہے۔ وہ خدا ترسی سے کی ہے۔ انہوں نے کسی کی رو رعایت نہیں کی۔ جو سچی بات تھی جو اللہ اور رسول ؐ کے نزدیک سچی بات تھی۔ انہوں نے وہی کہی ہے۔ جو اللہ اور رسول ؐ کے نزدیک انصاف کی بات تھی وہی انہوں نے کہی ہے انہوں نے کسی ملک کسی قوم کے لئے کسی قطعہ ارضی کے لئے اخلاقی کمزوری نہیں دکھائی۔ انہوں نے اسلام کا نام بلند کیا ہے۔ انہوں نے قرآن پاک کی آیات دنیا کے سامنے پڑھی ہیں۔ الغرض انہوں نے اپنے فرض منصبی کو دیانتداری سے نبھایا ہے۔ اس لئے ہمیں ان کی ذات پر فخر و ناز ہے۔ انہوں نے مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کو پورا کیا ہے۔ اس لئے ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں اس لئے ہم ان کو چاہتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اگر اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں خدانخواستہ ان سے دانستہ یا نادانستہ کوئی کوتاہی ہوئی ہے۔ تو وہ ان کو معاف کرے بخش دے۔ ہم سب ان کے ساتھ ملکر دعا کرتے ہیں کہ

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطئنا

جو کچھ انہوں نے کیا ہے یہ بطور احمدی کے ان کا ادنےٰ ترین فرض تھا۔ اگر وہ دیانتداری سے اور اپنی پوری قابلیت سے جو اللہ تعالےٰ نے ان کو عطا کی ہے اپنا فرض منصبی نہ ادا کرتے تو ہمارے نزدیک ان کی کوئی بھی قدر نہ تھی۔ ہم خدا تعالےٰ کا شکر کرتے ہیں کہ انہوں نے اس امتحان میں بقدر بشریت ثابت قدمی دکھائی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ جہاں غیر جانبدار لوگوں نے ان کی قابلیت کو سراہا ہے۔ وہاں ان کی بلندی اخلاق کے بھی گیت گائے ہیں۔ لیکن ؎

چوں نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اگر مدیر "کوثر" کو اسلام سے کچھ بھی محبت ہوتی تو وہ بھی ہمارے ساتھ آج خوشی مناتا۔ اگر ان کو صالح قیادت کا صحیح ذوق نصیب ہوتا تو ان کو کچھ نظر آ جاتا مگر شائد وہ تو ہما کی تلاش میں سرگرداں ہیں جو اس دنیا میں نہیں ملتا۔ جس کے متعلق غالب نے کہا ہے ؎

دمید دانہ و بالید و آشیاں گم شد
در انتظار ہما دانہ چید تم بنگر

اللہ تعالےٰ کے نزدیک انسانوں کے مراتب کا معیار تقوےٰ ہے۔ قرآن کریم یہی معیار مقرر کرتا ہے۔ خدا جانے مودودی صاحب کے صالحین کے لئے کونسا معیار ہے۔

اس وقت ہمارا روئے سخن "نوائے وقت" کی طرف نہیں ہے۔ بلکہ مودودی صاحب کے صالحین کی طرف ہے اور ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ چوہدری ظفر اللہ خان کے متعلق "قادیانی قادیانی" کا نعرہ لگانے سے کیا آپ یہ ثابت نہیں کر رہے کہ در اصل آپ کے پاس ان کے خلاف کہنے کے لئے کوئی بات نہیں ہے اور جو اثر چوہدری ظفر اللہ نے اقوام پر اپنی بے نظیر قابلیت اور بلندی اخلاق کا ڈالا ہے۔ آپ اس سے اتنے گھبرا گئے ہیں کہ آپ کی سوچنے کی قوت زائل ہو گئی ہے۔ اور سوائے سستی نعرہ بازی کے آپ کے پاس کوئی چارہ نہیں رہا۔

بھائیو اسلام کو اتنا ارزاں نہ فروخت کرو۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ مخالفین کی خوبیوں کا اعتراف نہ کرو۔ مانا کہ آپ کو احمدیت سے دشمنی ہے۔ مگر قرآن پاک کی یہ تعلیم نہیں ہے کہ جس سے آپ کو دشمنی ہو اس کی اچھی باتوں کو بھی بری بنا کر پیش کرو۔ کیا یہ اسلام کی تعلیم ہے کہ چونکہ آپ کو معلوم ہے کہ دشمنان احمدیت نے "قادیانی قادیانی" کا نعرہ لگا کر احمدیت کو عوام میں بدنام کر رکھا ہے اس لئے وزیر خارجہ کے خلاف کچھ نہ ہو تو اس لفظ سے ہی فائدہ اٹھاؤ۔ اور جو بات تم دلائل سے ثابت نہیں کر سکتے ایک غلط لفظ سے نکالنے کی کوشش کرو

(باقی ص ۲ کالم ۴ پر)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر علماء سلسلہ احمدیہ کی تقاریر

۲۸؍ دسمبر ۱۹۵۰ء (بمقام ربوہ) اجلاس اوّل

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

۲۸؍ دسمبر ۱۹۵۰ء کو ٹھیک صبح دس بجے پروگرام کے مطابق اجلاس اول کی کارروائی قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور کی صدارت میں باقاعدہ طور پر شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک و نظم کے بعد "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے موضوع پر" سب سے پہلی تقریر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فاضل اور جامعہ احمدیہ کے پرنسپل جناب مولوی ابوالعطاء صاحب نے فرمائی۔

مولانا ابوالعطاء کی تقریر

تقریر شروع کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا۔ جب زمین پر معصیت کی گھٹا ٹوپ تاریکی چھا جاتی ہے اور ہر طرف الحاد و دہریت کا دور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرستادہ۔ اپنے نبی اور اپنے پیغمبر کو روشنی کی مشعل دے کر بھیجتا ہے۔ وہ خدا کا نور ہوتا ہے۔ وہ ہر قسم کی اصلاح کا علمبردار ہوتا ہے۔ تمدنی۔ سیاسی اور جملہ اخلاقی مرضوں کا ازالہ کرنا اسی کا فرض ہوتا ہے۔ مگر چونکہ یہ سب برائیاں محوری نقطہ یعنی انسانی قلوب کی خرابی کا نتیجہ ہوتی ہیں اور دلوں سے ایمان اٹھ چکا ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ فرستادہ۔ وہ نبی وہ پیغمبر انسانی قلوب میں ذات باری کے متعلق ایک زندہ گداز سوز اور انقلاب انگیز ایمان پیدا کرتا ہے۔ اور اس ایمان کے پیدا کرنے کا ذریعہ وہ بینات نشانات اور پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اس نبی کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جب آئے تو انہوں نے اسی الٰہی طریق کے ذریعے ہی پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی اور ہر کہ دمہ تک علان حق پہنچانے کے بعد فرمایا۔

> وہ پہلے جس طور پر اپنے صادق بندوں
> کی صداقت ثابت کرتا آیا ہے اس عاجز
> کی بھی کرے گا۔

مولانا نے بتایا کہ حضور کی یہ پیشگوئیاں مکان۔ زمان۔ افراد۔ زبان۔ الغرض ہر لحاظ سے جامع ہیں۔ ان میں افراد کا ذکر ہے۔ بلحاظ افراد یہ دوستوں کے متعلق ہیں۔ اپنی اولاد کے متعلق ہیں اور اپنے دشمنوں سے متعلق بھی قوموں کے مٹنے اور ابھرنے کے متعلق بھی ہیں۔ اور ملکوں۔ زبانوں و حوادث کے متعلق بھی۔ حتیٰ کہ بادشاہوں اور بادشاہتوں کے متعلق بھی خدا کے امر فرستادہ نے اس سے خبر پاکر اطلاعیں دی ہیں۔ ان پیشگوئیوں پر ایک اجمالی تبصرہ کرنے کے بعد حضرت مولانا نے ان پیشگوئیوں کا تذکرہ فرمایا۔ جو زمانہ ماضی میں پوری ہو چکی ہیں اور زمانہ حال میں ہو رہی ہیں۔ اسی ضمن میں خاص طور پر مندرجہ ذیل پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا۔

(۱) مختلف ممالک کے لوگوں کا تعلیم دین کے حصول کے لئے مرکز میں آنا (۲) جماعت کی ترقی اور انتشار (۳) جنگ کوریا۔ ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت (۴) جماعت کے خلاف یورشں کے باوجود جماعت کی حفاظت (۵) مصلح موعود عمر پانے والا ہوگا (۶) یاتین من کل فج عمیق (۷) استحکام مرکز (۸) اور یہ نظارہ جو آپ آجکل ربوہ کی بے آب و گیاہ وادی میں ملاحظہ فرما رہے ہیں (۹) سیلاب اور زلازل (۱۰) حالیہ سیلاب نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ اس سلسلے میں آپ نے ہر پیشگوئی پر ہونے والے اعتراضات کے کافی و شافی جواب دیئے اور موجودہ سیلاب کی ہولناک تباہ کاریوں کے متعلق حکومت کی رپورٹیں پڑھ کر سنائیں جس کی وجہ سے بحوالہ زمیندار ۱۷؍ اکتوبر ۱۹۵۰ء دو لاکھ تیرہ ہزار آٹھ سو مکانات تباہ ہوئے۔ دس ہزار سات سو دیہات سیلاب کی نذر ہوئے اور ۵ ہزار من غلہ بہہ گیا۔ آخر میں آپ نے نہایت جلال کے ساتھ حضور کے ان الہامات اور پیشگوئیوں کے متعلق روشنی ڈالی جن کے مستقبل قریب میں ہی پورے ہونے کے آثار صاف نظر آرہے ہیں۔ اس ضمن خاص طور پر آپ نے ان تین امور کا ذکر کیا۔

۱۔ تثلیث مٹ کر توحید قائم ہوگی۔ ۲۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ غیر معمولی ترقی کرے گا۔ ۳۔ سلاطین عالم حلقہ بگوش احمدیت ہوں گے۔

حضرت مولانا کی تقریر کے بعد مسجد احمدیہ لندن کے سابق امام خواجہ جلال الدین صاحب شمس کی تقریر شروع ہوئی۔ آپ کی تقریر کا موضوع یہ تھا

عقیدہ و مذہب کی آزادی۔ کیا اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے؟

محترم شمس صاحب نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رسولوں کے بھیجنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اسی وقت سے شیطانی قوتوں اور طاغوتی طاقتوں نے حق کی مخالفت کو اپنا مقصد اولین قرار دے رکھا ہے اور اس کے ماننے والوں کو مظالم کا تختۂ مشق بنایا۔ اور مذہب و عقیدے کی آزادی جو انسان کا پیدائشی حق ہے۔ اس سے جبر و اکراہ کے ساتھ محروم رکھنا چاہا۔ لیکن سماوی کتب اور تاریخ عالم دونوں اسبات پر متفق ہیں کہ یہ جبر و اکراہ سے منوانے کا طریق ہمیشہ شیطانی گروہ کا رہا ہے اور کہ اس سے ہرگز کوئی تعلق انبیاء اور ان کے برگزیدہ اصحاب کا نہ تھا۔ آدم علیہ السلام کے بعد سب سے پہلے اولوالعزم نبی نوح علیہ السلام آئے انہوں نے جونہی پیغام حق پہنچانے کا سلسلہ شروع کیا۔ ان کی قوم نے مخالفت کرتے ہوئے انہیں للکارا۔

> اگر تم اپنے اس نئے مذہب سے
> باز نہ آئے اور اپنا موجودہ رویہ نہ چھوڑا
> تو ضرور سنگسار کر دیئے جاؤ گے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم کو آگ میں جلانے کے منصوبے کئے گئے۔ لوط کو وطن سے نکال دینے کی دھمکی دی گئی۔ پھر یہی سلوک شعیبؑ موسیٰؑ اور ہارونؑ سے کیا گیا۔ اور پھر اسی شیطانی روش پر چلتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے منصوبے کئے گئے۔ اور ان پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ مسیح کے اتباع پر تو مظالم کا یہ سلسلہ تین صدیوں تک جاری رہا۔ حتیٰ کہ انہیں تنگ و تاریک غاروں میں اپنا مسکن بنانا پڑا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور تاریخ اسلام بھی بھری پڑی ہے اس سے کہ آپ کے نام لیواؤں سے ہر ممکن ناروا سلوک روا رکھا گیا۔ سینوں پر گرم پتھر رکھے جاتے۔ تپتی ہوئی ریت پر لٹایا جاتا۔ اونٹوں سے باندھ کر اور انہیں دو مختلف سمتوں میں دوڑا کر چیر دیا جاتا۔ طائف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مجروح کیا گیا۔ حتیٰ کہ جو لوگ گھر بار چھوڑ کر وطن سے نکل گئے۔ قریش نے ان کا بھی پیچھا کیا انہیں مرتد خیال کر کے ان کا نام صابی رکھا گیا۔ اُن سے جنگ کی طرح ڈال دی گئی۔ لیکن مقام افسوس یہ ہے۔ کہ یہ حق پرست لوگ جن پر محض اختلاف عقیدہ و مذہب کی بنا پر ظلم کیا گیا۔ جب ان کے بعد ان کے ہم مذہب لوگوں کو حکومت ملی تو انہوں نے بھی وہی طریق اختیار کیا جو اس مذہب کے دشمنوں نے ابتدا میں کیا تھا اور انہیں محض اختلاف عقیدہ کی بنا پر ہی سخت سے سخت تر سزائیں دیں۔

مثال کے طور پر آپ نے عیسائی قوم کو لے کر اس کے ماضی و حال کا تجزیہ کیا اور یہ دلائل بتایا کہ گو خود ان پر تین صدیوں تک مظالم کا سلسلہ جاری رہا لیکن ان کے بعد آنے والے عیسائی پادریوں اور بشپوں نے جونہی حکومت اور طاقت حاصل ہوئی خفیف سے خفیف اختلاف عقیدہ کی بنا پر ہی لوگوں کو سخت ترین سزائیں دیں۔

امن و عافیت کا ضامن

آپ نے کہا۔ لیکن چونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت تو امن و عافیت کی ضامن تھی۔ لہٰذا آپ نے آتے ہی یہ اعلان فرمایا کہ

> جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے
> اس کا انکار کرے کفر کا نتیجہ جہنم اور
> حق کو ماننے کے نتیجے میں جنت ملے گی
> (کہف)

اور پھر فرمایا:۔

> یہ نصیحت کی باتیں ہیں جو چاہے اپنے
> رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار
> کرے (مزمل)

بلکہ یہاں تک فرمایا کہ:۔

> "لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد
> من الغی"

یعنی دین میں کسی قسم کا اکراہ جائز نہیں ہے۔ اس کے بعد شمس صاحب محترم نے اور بھی بہت سی آیات سورہ مائدہ۔ غاشیہ۔ یونس اور آل عمران سے پڑھ کر سنائیں۔ جن میں اسی ارشاد کی تاکید کی گئی تھی

احرار کا رویہ

آپ نے کہا لیکن افسوس اتنی واضح اور بین تعلیم کے باوجود جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام مسیح موعود کا لبادہ پہن کر اس دنیا میں آیا تو مسلمان کہلانے والے ایک گروہ نے جو اپنے آپ کو احرار کہلانے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ وہی رویہ اختیار کیا جو عیسائی اور ظالم پادری اختیار کرتے چلے آئے تھے۔ لیکن چونکہ اسلام کی تعلیم نہایت واضح اور ظاہر تھی۔ لہٰذا اسکو صاف انکار کی تو جرأت نہ ہوئی البتہ اس نے اپنے مظالم کے لئے ایک نیا راستہ بنا لیا۔ جیسا کہ آزاد ۱۳؍ اکتوبر میں درج ہے

> احرار کے نزدیک وحدہٗ لاشریک اور
> آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ
> لانے والے کے لئے تو کوئی سزا نہیں
> لیکن اگر کوئی ایک دفعہ ایمان لاکر پھرے
> تو پھر کوئی جائے فرار نہیں اور اسی کا
> علاج صرف گولی ہے۔

آزاد کے حوالہ کے بعد آپ نے انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا سے ایک عبارت پڑھ کر سنائی اور ثابت کیا کہ احرار نے یہ نظریہ اسلام سے نہیں بلکہ عیسائیوں اور ظالم پادریوں سے لیا ہے کیونکہ یہ انکا شعار تھا نہ کہ مومنوں اور صالحین اسلام کا کیونکہ اسلام کا خدا تو اسکے بالکل برعکس تعلیم دیتا ہے اور ایک جگہ موسیٰ کی زبانی سے یہ اعلان کرتا ہے

کہ اگر تم اور دوسرے سب لوگ جو
زمین میں آباد ہیں۔ کفر کرو۔ تو اللہ تعالےٰ
غنی اور تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔
وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اور کہ جو شخص اپنی
ایڑیوں پر پھر جائے۔ تو وہ خدا کو کوئی
نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

احرار کا نظریہ گویا یہ ہے۔ کہ جبر تو واقعی جائز نہیں لیکن پہلی دفعہ۔ دوسری دفعہ نہ صرف جبر بلکہ ہر قسم کا ظلم بھی جائز ہے۔ حالانکہ تبین الرشد میں واضح طور پر یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ جبر کی اجازت کسی صورت میں بھی نہیں ہے۔

احراری دوسرا جواز قتل مرتد کا یہ کہہ کر نکالتے ہیں۔ جیسا کہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۰ء کے آزاد میں درج ہے:

اسلامی حکومت میں غیر اسلامی مذہب کو اجازت
تبلیغ نہیں دی جا سکتی ...... وغیرہ وغیرہ

اس نظریہ کو اختیار کرنے میں بھی احراریوں نے اسلامیوں کی بجائے عیسائیوں کی تقلید کی ہے ــــ آرچ بشپ آرنڈل نے ۱۴۰۸ء میں ملحدین کو جلا دینے کے لئے ایسا ہی ظالمانہ فتویٰ دیا تھا۔ اور حکومت سے پاس کروا لیا تھا۔ شمس صاحب نے تاریخوں سے بیشتر ایسے حوالے پڑھے۔ جن سے یہ ثابت ہوا۔ کہ احراریوں کی یہ روش اور نظریہ سراسر غیر اسلامی اور ظالم پادریوں کے اتباع میں ہے۔ اور یہ جو بات بات پر کفر کے فتوے لگائے جاتے ہیں۔ یہ بھی سراسر انہی کی تقلید ہے۔ احراریوں کے ان من گھڑت نظریات کا دندان شکن جواب بیان کرنے کے بعد شمس صاحب نے قرآن مجید سے مرتد کی سزا کے بارے میں آیات پیش کیں۔ اور ثابت کیا۔ کہ قرآن کسی ایسی سزا کا حامی نہیں ہے۔ اور پھر احراریوں پر حجت کے لئے خود ان کے سب سے بڑے حامی ترجمان زمیندار کی ۲۳ مارچ ۱۹۲۵ء کے پرچے میں ایک تحریر پڑھ کر سنائی۔ جس میں مولوی ظفر علی خان نے لکھا ہے

قرآن پاک میں قتل مرتدین کا کوئی صریح و غیر
صریح حکم موجود نہیں ہے۔

اس کے بعد آپ نے ۱۹۲۳ء کے ترجمان سے مودودی صاحب کا نظریہ بھی پیش کیا کہ

قرآن میں مرتد کے لئے سزا کا کوئی ذکر نہیں ہے

اور پھر قرآن کے اس اصل کی تائید میں مختلف مقامات سے دس مزید آیات سے تائیدی ارشادات پڑھ کر سنائے۔ یہ وسیع مضمون پون گھنٹے میں بیان ہونا بے حد مشکل تھا۔ لہٰذا تقریر کے آخری حصے میں مولانا شمس نے محض مجمل دلائل پر ہی قناعت کی۔ مثال کے طور پر آپ نے ثابت کیا کہ مسیلمہ کذاب سے حضرت ابوبکرؓ کی جنگ محض دعویٰ نبوت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس لئے تھی۔ کہ وہ حکومت پر قبضے کا خواہشمند تھا۔ اسی طرح یہ بھی ثابت کیا۔ خوارج سے بھی حضرت علیؓ کی جنگ ارتداد کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ ان کی بغاوت کے فتنے کو فرو کرنے کی غرض سے تھی۔

مولوی رحمت علی صاحب کی تقریر

شمس صاحب کے بعد انڈونیشیا کے مبلغ جناب مولوی رحمت علی صاحب نے "انڈونیشیا کے حالات" کے موضوع پر تقریر شروع کی۔ تقریر کے اوائل میں آپ نے انڈونیشیا کی ریاستوں سے اتحاد جغرافیائی صورت حالات اور حدود اربعہ پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ کس طرح ایک انگریز کے مضمون لکھنے پر ہی ان ولایات کا نام انڈونیشیا پڑ گیا۔

آپ نے بتایا کہ انڈونیشیا میں پہلے پہل بت پرستی عام تھی۔ پہاڑوں۔ نہروں اور درختوں کی عبادت جزو بندگی تھے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ ان کے آباؤ اجداد کی روحیں اونچے پہاڑوں پر رہتی ہیں۔ لیکن اس کے بعد اسلام کی شوکت کا دور آیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مسلمان تاجروں کے ذریعے سے آیا۔ کیونکہ عربوں کے انڈونیشیا سے تجارتی تعلقات قائم ہو چکے تھے۔ اور ان کے جہاز ملایا کے علاقہ میں ٹھہرا کرتے تھے۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بعض عرب مبلغ برائے تبلیغ بھی یہاں آتے جاتے رہے۔ جن میں سے شیخ عبداللہ عارف کا نام بہت مشہور ہے۔ ۱۲۲۷ء میں ایک راجہ "کرتاوی جایا" نامی اسلام میں داخل ہو گیا تھا۔ اس سے مبلغین اسلام کی بہت حوصلہ افزائی ہوئی۔ اور وہ اور بھی سرگرمی سے تبلیغ کرنے لگے۔ پانچواں دور انڈونیشیا پر ۱۹۲۵ء میں آتا ہے۔ جب احمدیت نے عیسائیت کے منظم مقابلے کے لئے ایک باقاعدہ تبلیغی جدوجہد کا بیڑا اٹھایا اور مجھے بھیجا گیا۔

تبلیغ کے طریق

ہم نے وہاں لسانی یعنی انفرادی اور اجتماعی بات چیت سے اور تحریری اخبارات اور رسائل کے ذریعہ سے دونوں طریق سے تبلیغ شروع کی۔ اس کے علاوہ جاوا۔ سماٹرا میں کئی ایک حضرات سے میرے مباحثے بھی ہوئے۔ بنڈونگ۔ بتاوی اور گاروت میں عیسائیوں سے مناظرے ہوئے۔

تحریری تبلیغ کے سلسلے میں ہم نے بتاوی سے سینار اسلام سماٹرا سے الاسلام۔ جاوا اور میانی سے المہدی سے نکالنے شروع کئے۔ اور عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب کے لئے حقیقت بائیبل۔ عیسیٰؑ ابن اللہ۔ عیسیٰؑ اور صلیب۔ صداقت اور رسول کریمؐ اور تبود المسیح الاسرائیلی کے نام سے کتب شائع کیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے متعدد کتب شائع کیں۔ جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔

(۱) اسرار دکن اسلام (۲) صداقت مسیح موعودؑ (۳) سیرۃ النبیؐ (۴) مشارکت اسلام (۵) دنیا کا آئندہ انتظام (۶) اسلام منبع امن دنیا ہے۔ (۷) جہاد اسلامیہ (۸) ملائکہ (۹) کتاب الرحمۃ اور (۱۰) معراج

آپ نے بتایا۔ جنگ کے زمانے میں ہم مبلغوں کو بھی طرح طرح کی اذیتیں دی جاتی تھیں۔ اور ہم میں سے بعض نے یونہی بغیر کسی جرم کے ایک ایک سال کی سزا کاٹی۔ آپ نے تقریر کے آخر میں بتایا۔ کہ ۱۹۲۵ء میں جو کام مسیح موعودؑ کے اس ایک ادنیٰ خادم نے تن تنہا شروع کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں اس قدر برکت ڈالی ہے۔ کہ اب وہاں ملکی و غیر ملکی ۲۴ مبلغ کام کر رہے ہیں۔

احمدیت نے ذہنوں میں اور سوچ بچار کے انداز میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ مقامی جماعتوں میں سے بعض مخلص نوجوانوں نے صداقت اسلام و احمدیت کے لئے اپنی زندگیاں تک وقف کر دی ہیں۔ اور ان میں سے تین تو اس وقت ربوہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

اجلاس اول کے خاتمے کے کوئی ½ گھنٹہ بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ظہر و عصر کی نمازوں کے لئے تشریف لائے۔ نمازیں پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد خاندان مسیح موعودؑ کے تین افراد کے نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ اور اس کے بعد حضور کی تقریر دلپذیر بعنوان سیر روحانی شروع ہوئی۔ تقریر کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اور جس کے بعد مکرم جناب ثاقب زیروی صاحب نے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق حضور کی ایک قدیم نظم سے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ جو حضور نے قادیان کی یاد میں اپنے سفر یورپ کے دوران میں ارشاد فرمائے تھے۔ آج اس قدیم نظم کا ہر شعر بلکہ ہر مصرع موجودہ حالات پر چسپاں ہوتا چلا جا رہا تھا۔ سننے والوں کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں۔ اس شعر پر آکر تو خود ثاقب صاحب کا گلا بھر آیا۔

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

سندھ میں تبلیغ احمدیت

پراونشل انجمن ہائے سندھ کی رپورٹ مظہر ہے کہ موصول شدہ رپورٹوں کی رو سے ۵۰ء میں سے ۹۰ دوستوں نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ ۶۰ مقامات میں تبلیغ کی گئی۔ ۱۱۷۶ افراد زیر تبلیغ رہے۔ ٹریکٹ وغیرہ بہ تعداد ۲۳۷ تقسیم کئے گئے۔ تبلیغی تربیت کے اجلاس ۹ جماعتوں میں منعقد ہوئے۔ جن کی مجموعی تعداد ۱۸ ہے۔ یوم التبلیغ سات جماعتوں نے منایا۔ ان میں ۸ لوگوں نے تبلیغی باتوں کو خوشی سے سنا۔ طالب آباد اور باندھی میں غیر احمدی مولوی پرائیویٹ طور پر تبادلہ خیالات ہوا۔

باندھی میں ایک احمدی دوست کے مکان پر مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ نے غیر احمدی مولوی عبد العزیز ساکن ٹنڈو یادی سندھ سے ختم نبوت کے موضوع پر بحث ہوئی۔

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے ناصر آباد۔ نواب شاہ۔ خیرپور اور سکھر کا تبلیغی دورہ کیا۔

مکرم سید احمد علی صاحب نے باندھی۔ جمال پور اور اردگرد کے دیہات اور گوٹھ مولا بخش ضلع نواب شاہ کا تبلیغی دورہ کیا۔

مولوی ناصر احمد صاحب دیہاتی مبلغ نے ظفر آباد اور بشیر آباد کا دورہ کیا۔ بعض غیر احمدی معززین کو ٹریکٹ بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ پراونشل سیکرٹری صاحب تبلیغ نے ناصر آباد کا دورہ کیا۔ بیعت۔ تھیڈ ۲۔ بشیر آباد۔ محمود آباد ۱۔ ٹنڈو جان محمد ۲۔ گویا پانچ اصحاب داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ الحمد للہ۔ جماعت سانگھڑ نے مقامی لائبریری میں اخبار الفضل ایک سال کے لئے جاری کیا

سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نمائندگان سے عہد لیا تھا۔ کہ دفتر بہشتی مقبرہ کو تفصیل چندہ مکمل ہر ماہ ہر موصی کے متعلق بھیج دیا کریں گے۔ لیکن اس کی تکمیل نہیں ہو رہی۔ جملہ عہدہ داران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں اور بیگی چندہ کی تفصیل کوپن نمبر مع نام و نمبر وصیت موصیوں کے ارسال فرمایا کریں۔ اگر عہدیداران کی طرف سے اس کی تعمیل نہ ہوئی۔ تو حسابات کے غلط ہونے کی ذمہ داری ان پر ہو گی۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ چند روز سے بعارضہ شدید کھانسی سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں مودبانہ درخواست ہے۔ کہ وہ ان کی جلد صحت و عافیت اور درازی عمر کیلئے دردِ دل سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ نذیر احمد

(۲) مکرم ڈاکٹر محمد انور صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد اسلم خان)

(۳) میرا خاندان ان دنوں زندگی کی شدید مشکلات میں سے گزر رہا ہے۔ احباب خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ ان الجھنوں سے نجات پا سکوں۔ اور میرے خاندان کے افراد بھی دین کی خدمت کر سکیں۔

محمد ایوب واقف زندگی درویش دار المبشرین قادیان دار الامان پنجاب انڈیا

ہمارا ربوہ میں آنا اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک نشان ہے

برٹش بورنیو اور سوڈان کے احمدی نوجوانوں کی تقریریں

(مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

ربوہ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۰ء بعد نماز مغرب زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ بلاک ب ربوہ مسجد حلقہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم برادرم ابراہیم صاحب اور مکرم برادرم رضوان عبداللہ صاحب نے جو علی الترتیب برٹش بورنیو اور سوڈان سے حصول تعلیم کی غرض سے حال ہی میں ربوہ تشریف لائے ہیں، انگریزی اور عربی میں تقاریر کیں۔ جلسہ کی صدارت کے فرائض مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ نے سرانجام دیئے۔ صدر محترم نے مکرم برادرم ابراہیم صاحب کی تقریر کا اردو میں خلاصہ بیان فرمایا۔ اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب مبشر مبلغ عدن نے مکرم رضوان عبداللہ صاحب کی تقریر کا اردو میں ترجمہ سنایا۔

مکرم برادرم ابراہیم صاحب نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آج ربوہ میں آئے مجھے آٹھ دن ہو گئے ہیں اور میں خوش ہوں کہ آج مجھے آپ لوگوں سے چند باتیں کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

ربوہ میں آنے کا مقصد

میں اس ملک میں مال و دولت اکٹھی کرنے کے لئے نہیں آیا اور نہ میں اس لئے یہاں آیا ہوں کہ دنیاوی لحاظ سے اپنے لئے خوش طبعی کے سامان مہیا کروں۔ بلکہ میں اس ملک میں اس خدا کی خاطر آیا ہوں جس نے اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کیلئے چنا۔

قبولِ اسلام

میں نے اسلام کو قبول کیا۔ اس لئے کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء اور آخری شریعت کا حامل یقین کرتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کی موجودہ خطرناک حالت کا علاج صرف اور صرف اسلام میں ہی ہے۔ میں یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ اس زمانہ میں لوگوں کی اصلاح اور اسلام کو دنیا میں پھر سے قائم کرنے کا کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد کیا گیا ہے۔ میں جب کبھی سوچتا ہوں اور مختلف جماعتوں کے افراد کے اخلاق اور عادات کو دیکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ دنیا ایک مصلح کی طالب ہے اور وہ مصلح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

اس احساس کے علاوہ میرے احمدی ہونے اور اسلام کو قبول کرنے کی اور بھی وجوہات ہیں میں نے ذاتی طور پر بھی اور میری والدہ محترمہ نے بھی اسلام کی حقانیت کے متعلق متعدد خوابیں دیکھی ہیں۔ اسی طرح میرے والد محترم اپنی زندگی میں بالعموم ہم سے یہ ذکر کیا کرتے تھے کہ مجھے اسلام کے پیش کردہ عقائد پر ایمان ہے اور میں مسلمان ہونے کو عیسائی ہونے پر ترجیح دیتا ہوں۔ لیکن افسوس کہ آپ مسلمان ہونے سے قبل وفات پا گئے۔

بورنیو جزائر شرق الہند کے وسط میں ایک بہت بڑا جزیرہ ہے جس کا اکثر حصہ پہاڑی ہے اور رقبہ قریباً دو لاکھ ... ہزار مربع میل ہے۔ اور آبادی اکیس لاکھ بچانوے ہزار ہے۔ اس کا ۳/۴ حصہ انڈونیشین ری پبلک کے ماتحت ہے بقیہ آگے تین بڑے حصوں پر منقسم ہے (۱) سراواک (۲) شمالی بورنیو (۳) برونی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نشان کا ظہور

تقریر کے آخر میں برادرم موصوف نے بتایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ میرا یہاں آنا اور آپ کے سامنے چند باتیں بیان کرنا آپ کے ایمان کی زیادتی کا موجب ہوگا۔ میرا یہاں آنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے اور اس نشان کو پورا ہوتے دیکھ کر آپ کو چاہیئے کہ احمدیت جو رستہ پیش کرتی ہے اس پر اور زیادہ مضبوطی کے ساتھ گامزن ہوں اور آپ کا فرض ہے کہ اس کی اشاعت اور ترقی میں زیادہ جوش کے ساتھ لگ جائیں۔

(۲)

مکرم برادرم ابراہیم صاحب کے بعد مکرم برادرم رضوان عبداللہ صاحب نے تقریر کی۔ برادرم موصوف دراصل حبشہ کے ملک کے متوطن ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ سے سوڈان میں مقیم تھے اور اب سوڈان سے ہی آپ یہاں حصول تعلیم کی غرض سے تشریف لائے ہیں۔ آپ کی عمر پندرہ سال کے لگ بھگ ہے تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے سلامتی کے ساتھ اس شہر میں پہنچا دیا۔ جس کو دیکھنے کی میں مدت سے خواہش رکھتا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے اس شہر کی زیارت کی توفیق دی۔ جس میں مستفید ہوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور متعدد صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور وہ لوگ جو آپ پر ایمان لائے اور خدا تعالےٰ نے انہیں ایمان کی نعمت عطا فرمائی اور ان کے قلوب کو اپنے نور سے منور کر دیا۔ رہائش پذیر ہیں۔

ربوہ میں میری آمد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے آپ جانتے ہیں کہ آج سے ۷۰ سال قبل اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام فرمایا اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ خدا تعالےٰ کی مدد تجھ سے قریب ہے اور وہ ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے۔ گہرے ہو جائیں گے اور یہ کہ خدا تعالےٰ آپ کا نام دنیا کے دور دراز حصوں تک پہنچائے گا میرا یہاں آنا اس نشان کو پورا کر رہا ہے

ربوہ میں آنے کی غرض

میں جاہ و مال کے حصول کی غرض سے یہاں نہیں آیا۔ بلکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ میں قرآن کریم کے علوم اور معارف سیکھوں۔ اور یہ کہ میں اپنے دل کو اس نور سے بھر لوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام لائے اور میں آپ کی تالیفات کا مطالعہ کروں۔ ان میں درج شدہ علوم سے استفادہ کروں۔ اس کے بعد میرا ارادہ ہے کہ میں اپنے وطن واپس جاکر وہاں کے رہنے والوں کو اس نور سے منور کروں۔ میرے ملک کے لوگ اگرچہ مسلمان ہیں مگر اسلام صرف نام کا رہ گیا ہے اور قرآن کریم کے صرف الفاظ باقی ہیں ان پر عمل نہیں کیا جاتا۔ میں چاہتا ہوں کہ واپس جاکر خدا تعالےٰ کی مدد و نصرت کے ساتھ انہیں حق کی طرف لاؤں اور تعلیم قرآنیہ کی طرف ان کی رہنمائی کروں۔ آج اسلام انتہائی غربت کے دور سے گذر رہا ہے۔ مسلمانوں نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا ہے اور گمراہی کے رستہ کو انہوں نے اختیار کر لیا ہے ....

....

.... اس حالت سے فائدہ اٹھا کر عیسائی پادریوں نے اسلام پر ہلّہ بول دیا ہے اور باطل کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ہزاروں لوگوں کی ضلالت کا موجب ہوئے ہیں۔

وہ خدا جو اسلام کا خدا ہے اور جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ وہ آپ کے دین کی حفاظت کرے گا۔ اس نے اس چودھویں صدی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کو اپنے پاس سے قرآن کریم کے علوم اور معارف سکھائے اور آپ کو کسر صلیب اور الحاد کو مٹانے کیلئے واضح دلائل عطا فرمائے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے غلام آج ساری دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ وہ اسلام کی طرف سے مدافعت کر رہے ہیں اور لوگوں کو قرآن کریم کی طرف ہدایت دینے اور گمراہوں کو ایمان اور دین کی طرف راہ نمائی کرتے ہیں۔

میں یہاں قرآن کریم کے علوم سیکھنے کے لئے آیا ہوں۔ آپ لوگ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ میرے دل کو نور ایمان سے منور کرے اور مجھے اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔

بالآخر میں پورے احترام کے ساتھ سوڈان حبشہ اور عدن کے احمدی بھائیوں خصوصاً اپنے ماں باپ کا محبت بھرا سلام آپ تک پہنچاتا ہوں

مکرم برادر رحیم بخش صاحب (برٹش گی آنا) نے ان دونوں بھائیوں کو خوش آمدید کہا۔ اور بتایا کہ آپ کے یہاں آنے پر جو روپیہ خرچ ہوا ہے یا جو وقت آپ یہاں ربوہ میں خرچ کریں گے میں یقین دلاتا ہوں کہ وہ ضائع نہیں ہوگا وہ یقیناً پھل لائے گا قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا۔ حق غالب ہوگا اور باطل بھاگ جائے گا۔ اب اسلام کے عروج کا وقت ہے اس لئے جو قربانی آپ کر سکتے ہیں کریں کیونکہ ایسا موقعہ دوبارہ میسّر نہیں آئے گا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ آپ کو آپ کے مقاصد میں کامیاب کرے۔ اور آپ جلد تعلیم حاصل کر کے واپس جا سکیں اور دوسرے لوگوں کو راہ راست کی طرف لا سکیں۔ خدا تعالےٰ آپ کو یقیناً کامیاب کرے گا۔ لیکن ضروری ہے کہ آپ خود محنت سے کام کریں اور اپنا وقت ضائع نہ کریں تا مرکز سے آپ زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔

تقاریر کے اختتام پر صدر جلسہ نے فرمایا میں ان تینوں صاحبان کا اپنی طرف سے اور حاضرین کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے ہمیں بعض ایسی باتیں بتائیں جو یقیناً ہمارے ایمانوں کے ازدیاد کا موجب ہوئی ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ان دوستوں کا یہاں آنا مفید اور بابرکت ہو اور خدا تعالےٰ انہیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے اور ہم سے کوئی ایسی بات سرزد نہ ہو جس سے انہیں ٹھوکر لگے یا ان کے ایمان و اخلاص میں کوئی فرق آئے۔

جلسہ دعا کے بعد ختم ہوا

وفات

عزیز عبدالباسط ابن جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب آف قصور سیکنگ ڈائرکٹر ایشیاٹک فلیش کمپنی ۲۴ و ۲۵ دسمبر ۱۹۵۰ء کی درمیانی رات کو فوت ہو گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عمر قریباً ۱۷ سال تھی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

ناظر امور عامہ ربوہ لاہور

پاکستان اور ربوہ کی تشکیل کے متعلق ایک عظیم الشان پیشگوئی

اور پھر

پاکستان کی کامیابی اور قادیان کی بازیابی کے متعلق خوشخبری

انجیل میں ایک یوحنا نبی کا مکاشفہ شامل ہے۔ اس مکاشفہ میں آئندہ زمانہ کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں درج ہیں۔ ان پیشگوئیوں میں سے ایک پیشگوئی کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

پھر آسمان پر ایک بڑا نشان دکھائی دیا۔ یعنی ایک عورت نظر آئی۔ جو آفتاب کو اوڑھے ہوئے تھی اور چاند اس کے پاؤں کے نیچے تھا۔ اور بارہ ستاروں کا تاج اس کے سر پر اور وہ حاملہ تھی۔ اور درد زہ میں چلاتی تھی۔ اور بچہ جننے کی تکلیف میں تھی۔ پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا۔ یعنی ایک بڑا لال اژدہا اس کے سات سر اور دس سینگ تھے اور اس کے سروں پر سات تاج اور اس کی دم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیئے۔ اور وہ اژدہا اس عورت کے آگے کھڑا ہوا۔ جو جننے کو تھی تاکہ جب وہ جنے۔ تو اس کے بچے کو نگل جائے۔ اور وہ بیٹا جنی یعنی بیٹا کہ لوہے کے عصا سے سب قوموں پر حکومت کرے گا۔ اور اس کا بچہ یکایک خدا اور اس کے تخت تک پہنچا دیا گیا اور وہ عورت اس بیابان کو بھاگ گئی جہاں خدا کی طرف سے اس کے لئے ایک جگہ مقرر کی گئی تھی۔ تاکہ وہاں ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اس کی پرورش کی جائے پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اس کے فرشتے اژدہا سے لڑنے کو نکلے اور اژدہا اور اس کے فرشتے ان سے لڑے لیکن غالب نہ آئے اور اس کے بعد آسمان پر ان کیلئے جگہ نہ رہی اور وہ بڑا اژدہا یعنی وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے۔ اور سارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے زمین پر گرا دیا گیا۔ اور اس کے فرشتے بھی اس کے ساتھ زمین پر گرا دیئے گئے۔ پھر میں نے آسمان پر سے یہ بڑی آواز آتی سنی۔ کہ اب ہمارے خدا کی نجات اور قدرت اور بادشاہت اور اس کے مسیح کا اختیار ظاہر ہوا (مکاشفہ باب ۱۲ آیت ۱ تا ۱۰)

نیز اسی پیشگوئی سے پہلے باب ۱۱ میں آیت ۱ تا ۲ یہ الفاظ درج ہیں۔ اور مجھے عصا کی مانند ایک ناپنے کی لکڑی دی گئی۔ اور کسی نے کہا اٹھ کر خدا کے مقدس اور قربان گاہ اور اس میں سے عبادت کرنے والوں کو ناپ اور اس صحن کو جو مقدس کے باہر ہے خارج کر دے اور اسے نہ ناپ کیونکہ وہ غیر قوموں کو دے دیا گیا ہے۔ وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے تک پامال کریں گی۔

اس پیشگوئی کے الفاظ کی تاویل یہ ہے۔ کہ عورت سے مراد امت محمدیہ ہے۔ اور اگر آپ چاہیں تو اس عورت کا نام مریم بھی رکھ لیں۔ کیونکہ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ ان اللہ زوجنی مریم بنت عمران ایسے ہی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ضرب اللہ مثلاً للذین آمنوا امرءیۃ مریم بنت عمران یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی مثال مریم بنت عمران سے دی ہے۔ پس اب آپ چاہیں اس عورت سے مراد امت محمدیہ یا محمدی بیگم یا مریم جو چاہیں لے لیں۔ آفتاب سے مراد حضرت خاتم النبیین رسالت مآب ہیں۔ اور چاند سے مراد چودھویں صدی کا مجدد یعنی امام مہدی علیہ السلام یا عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ اور بارہ ستاروں سے مراد بارہ مجددین ہیں۔ جو نبی کریم صلعم اور مسیح موعود کے درمیانی عرصہ میں پیدا ہوئے۔ اور اژدہے سے مراد جیسا کہ انجیل نے خود بتا دیا ہے۔ شیطان اور شیطانی طاقتیں ہیں۔ اور اس کے سات سروں کی تاویل ان شیطانی طاقتوں کے سات ہیڈ ہیں یعنی وزیر اعظم برطانیہ۔ وزیر ہند وائسرائے ہند گورنر پنجاب (بوقت فسادات) اور ہندو قوم کا ہیڈ اور سکھ قوم کے دو ہیڈ مذہبی یعنی ماسٹر تارا سنگھ اور سیاسی یعنی مہاراجہ پٹیالہ حقیقت یہ ہے کہ فسادات مشرقی پنجاب کا باعث یہی سات ہیڈ تھے۔ ان لوگوں نے آپس میں گٹھ جوڑ کر کے مسلمانوں کی تباہی کے منصوبے سوچے اور ان کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایسے خوفناک مظالم ڈھائے کہ جن کی مثال پیش کرنے سے تاریخ عاجز ہے۔ اس کے علاوہ ان سات سروں کی تاویل اس رنگ میں بھی ہو سکتی ہے کہ اس سے مراد وہ قوم ہو کہ جس کے امتیازی نعرے میں ایسے الفاظ آتے ہیں۔ جن کے معنے پنجابی زبان میں سات سر کے بنتے ہیں۔ میری اس سے مراد سکھ قوم اور ان کے مذہبی نعرے ست سری اکال سے ہے۔ سکھوں نے یہی نعرہ لگا لگا کر مسلمانوں کو تباہ کیا گویا یہ ان کے لئے تو ایک مذہبی نعرہ تھا۔ لیکن مسلمانوں کے لئے یہ ایک (ست سری) تھی

اسکے علاوہ پیشگوئی کے الفاظ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ اس بیابان سے مراد جو خدا تعالےٰ نے امت محمدیہ کے لئے پہلے سے تیار کر رکھا تھا کہ جس کے متعلق ہندوؤں اور انگریزوں کا سب سے بڑا عذر یہ تھا کہ وہ اقتصادی لحاظ سے بہت پیچھے ہیں۔ اسلئے مسلمانوں کے لئے پاکستان کا مطالبہ خودکشی کے مترادف ہے گویا پاکستان ان کے نزدیک بیابان تھا۔ جس میں مسلمانوں کا گزارہ چلنا اور نشوونما پانا ناممکن تھا۔ لیکن مشیت ایزدی کا چونکہ پہلے سے یہ فیصلہ تھا کہ یہ ملک مسلمانوں کو ملجائے۔ اسلئے باوجود دشمنوں کی ہزار روکاوٹوں کے یہ ملک بن کے رہا۔ کیونکہ تقدیر الٰہی میں اس کا بننا پہلے سے مقدر تھا

ایسے ہی خدا تعالےٰ کے تخت سے مراد وہ زمین ہو کہ جو اونچی ہے۔ اور جس میں خدا تعالےٰ کی ذات کے سوا اور کوئی موجود نہ تھا۔ یعنی وہ بے آب و گیا زمین جسکو گورنمنٹ نے سینکڑوں سے ناقابل کاشت قرار دے رکھا تھا۔ اور جس میں سینکڑوں سال سے کوئی آباد نہ ہوا تھا۔ اور یہ زمین وہ ہے۔ جس میں اب شہر ربوہ آباد کیا جا رہا ہے۔

(باقی دیکھو صفحہ کالم ۲ پر)

درخواست دعا

میں اور میری آپا کچھ دنوں سے بعارضہ زکام اور کھانسی اور نزلہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں
خاکسار لطیف احمد جماعت ہشتم (لاہور)

تمام اوقاف کو رجسٹرڈ کرانا لازمی قرار دے دیا جائیگا

لاہور ۲ر جنوری گورنر پنجاب نے آج پنجاب مسلم اوقاف کے جائزہ کا قانون مجریہ ۱۹۵۰ء پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ اس قانون پر تمام صوبہ میں فی الفور عمل شروع ہو جائیگا۔ اس قانون کی تشریح کے سلسلہ میں جو بیان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا کہ یہ ابتدائی اقدامات ہیں۔ جو کئے گئے ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلم اوقاف کا پورا پورا جائزہ لیا جائے۔ تاکہ ایک جامع بل پیش کرنے کے لئے اعداد و شمار فراہم کئے جائیں۔ یہ بل آج کل حکومت کے زیر غور ہے۔ اور جب یہ بل مکمل ہو جائے گا تو حکومت لوگوں کا عندیہ معلوم کرنے کے لئے اسے نشر کر دے گی۔

اس ایکٹ کے مطابق ہر ایک وقف جو اس ایکٹ کے بعد یا پہلے ہو گا۔ یا کیا جائے گا۔ اسے ناظم کے دفتر میں رجسٹرڈ کرانا ہو گا۔ ہر ایک متولی کے لئے ضروری ہو گا۔ کہ وہ وقف کے اندراج کے لئے اس ایکٹ کے نافذ ہونے کے فوراً بعد تین ماہ تک درخواست دے۔ حکومت اس ایکٹ کی رو سے اوقاف کے ناظم اور ناظم اعلےٰ مقرر کرے گی جنہیں یہ اختیارات ہوں گے۔

(۱) ایسی عمارتوں میں داخل ہونا جو وقف ہوں

(۲) کسی متولی کو وقف سے متعلقہ دستاویز پیش کرنے کا حکم دینا۔

(۳) کسی وقف کے اخراجات اور آمدن کا گوشوارہ طلب کرنا۔ (۴) کسی ایسے شخص کا بیان قلمبند کرنا جو وقف پر قابض ہو۔ ناظم اور ناظم اعلےٰ کو عدالت دیوانی کے اختیارات ہوں گے۔ اور وہ گواہوں کو طلب کر سکیں گے۔ اور انہیں دستاویز پیش کرنے کا بھی اختیار ہو گا۔

اس حکم کے مطابق ہر متولی کے لئے لازم ہو گا کہ وہ کسی خاص وجہ کے علاوہ اگر کسی ذریعہ سے پوری طرح عہدہ برآ نہ ہو تو اسے ۶ ماہ قید یا جرمانہ کی سزا کا مستوجب ہو گا۔

ہندوستان سے کوئلہ کی برآمد

نئی دہلی ۳ر جنوری۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۵۰-۱۹۴۹ء میں ہندوستان نے ۲۵،۹۹،۵۹۹ ٹن کوئلہ برآمد کیا جو سالانہ پیداوار کا ۹،۲۳ فی صدی حصہ ہے۔ اس سے قبل مالی سال میں ۴،۷۰،۹،۲۷ ٹن کی برآمد ہوئی تھی جو مجموعی پیداوار کا ۴،۹،۱۰ فی صدی حصہ تھی۔ جن ممالک کو کوئلہ برآمد کیا گیا وہ لنکا آسٹریلیا۔ برما۔ جاپان ہانگ کانگ اور ملایا ہیں (اسٹار)

سردی کا زور کم ہو گیا

لاہور ۲ر جنوری آج لاہور میں پندرہ روز کے بعد سردی کا زور کم ہو گیا۔ لاہور کا درجۂ حرارت جو پچھلے کئی دنوں سے نقطۂ انجماد سے بھی کم تھا۔ اب تقریباً ۷ درجہ بڑھ گیا ہے۔ آج زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت ۳۶،۳ تھا۔ موسمی اطلاعات کے دفتر سے اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ موسم خشک رہیگا اور پنجاب میں بارشیں دیر سے ہوں گی۔

پاکستان اور ربوہ کی تشکیل کے متعلق پیشگوئی

(بقیہ صفحہ ۷)

ایسے ہی مقدس شہر کو نا پینے اور روند ے جانے کا ذکر ہے اس سے مراد قادیان ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ پیشگوئی کا یہ حصہ لفظ بلفظ پورا ہو چکا ہے۔ اس مقدس شہر کا وہ حصہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کا تھا اور جس میں شعائر اللہ تھے وہ آج تک محفوظ ہے وہ دشمنوں کو نہیں دیا گیا۔ لیکن وہ حصہ جو بعد میں بنا اور اس مقدس حصے کے لئے بطور صحن کے تھا وہ پیشگوئی کے مطابق غیر قوموں کے حوالے کر دیا گیا۔ ایسے ہی پیشگوئی کے الفاظ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی کامیابی اور قادیان کی بازیابی قادیان کے تخلیہ سے لے کر بیالیس ۴۲ ماہ تک کا جب عرصہ گذر جائے گا تو پھر پاکستان کو کامیابی نصیب ہو گی اور قادیان دوبارہ احمدیوں کو مل جائیگا جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے قادیان سے آخری کنوایا ماہ نومبر میں آیا تھا۔ اس حساب سے ماہ مئی ۱۹۵۱ء میں جا کر بیالیس ۴۲ مہینے پورے ہو جاتے ہیں اس کے بعد توقع ہے کہ پاکستان کو بڑی کامیابی نصیب ہو گی۔ اور قادیان پھر احمدیوں کے ہاتھ میں ہو گا۔ انشاء اللہ۔

بالآخر میں یہ بھی عرض کر دیتا ہوں کہ پیشگوئیوں کے بارہ میں یقینی طور پر کوئی دعویٰ نہیں کیا جا سکتا قبل از وقت کوئی انسان کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالےٰ کی مشیت کیا ہے۔ یہ پیشگوئی میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت بابرکت میں لکھ کر بھیجی تھی۔ جس پر حضور نے فرمایا۔ واللہ اعلم بالصواب حقیقتاً احتیاط اور تقویٰ کا یہی مقام ہے کہ کہیں واللہ اعلم بالصواب۔ لیکن جہاں تک قیاسات اور قرائن کا تعلق ہے مجھے امید ہے کہ یہ پیشگوئی اسی رنگ میں پوری ہو گی انشاء اللہ۔ واللہ اعلم بالصواب

خاکسار ظفر محمد (جامعہ)

ہندوستان میں غیر معمولی غذائی قلت

لندن ۳ر جنوری۔ آئندہ چند ہفتوں میں متعدد جہاز ہندوستان میں نقل و حرکت کرتے چلے آئیںگے۔ ہندوستان میں غذائی قلت دور کرنے کی کوشش میں ہر ممکن مدد بہم پہنچانے کے لئے حکومت برطانیہ نے جہاز کے مالکوں کو ہدایت کی ہے کہ امریکہ سے ہندوستانی بندرگاہوں تک غلہ پہنچانے کے لئے جتنے جہاز ممکن ہوں۔ وہ جہاز مہیا کریں۔

ہندوستان میں غذا پیدا کرنے والے بعض علاقوں میں خشک سالی سے شدید نقصان پہنچا ہے اور بعض اضلاع میں روزبروز راشن کی تعداد کو بہت ہی کم کر دینا پڑا ہے۔ حال میں برطانیہ کے اخبارات نے اس موضوع کی نمایاں اشاعت کی ہے۔ (اسٹار)

جٹ طیارہ کے ذریعہ کراچی سے کلکتہ کا سفر

لندن ۳ر جنوری۔ بہت ہی تھوڑے عرصہ میں شہری جٹ پرواز بہت عام ہو جائے گی۔ موسم بہار کے اوائل سے ۵۹۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار والا ڈی ہوبلینڈ کا جٹ طیارہ جس کے بنانے میں ۰۰۰،۰۰،۰ لم پاؤنڈ صرف ہوئے ہیں۔ لندن اور قاہرہ کے درمیان شہری ہوابازی کے مقررہ راستوں پر پرواز کرنے لگے گا۔ چند ہی ہفتے بعد برٹش اور سیز ایرویز اس سروس کی کراچی اور کلکتہ تک توسیع کر دے گا۔ توقع کی جاتی ہے کہ ۱۹۵۱ کا سال ختم ہونے سے پہلے جٹ طیارے لندن سے سڈنی تک تمام راستوں پر پرواز کرنے لگیں گے

ان نئی مشینوں کی رفتار اسوقت کے طیاروں سے کم از کم ۱۵۰ میل فی گھنٹہ زیادہ ہو گی۔ خاص قسم کے کیبن میں بیٹھے ہوئے مسافر کسی طرح کا ارتعاش نہیں محسوس کریں گے۔ اور نہ کسی قسم کا شور سنیں گے (اسٹار)

اُون کی برآمد پر ٹیکس

لندن ۳ر جنوری۔ برطانیہ کے قالین بنانے والوں کا خیال ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں نے اون کی برآمد پر جو ٹیکس عائد کیا اس پر غالباً نظر ثانی کی جائے گی۔

یہاں غالیچہ کی صنعت کے لئے ۳۰ سے لے کر ۶۰ فی صدی تک اون اسی برصغیر سے درآمد کیا جاتا ہے اور ایسے وقت میں جبکہ دوسری اشیاء کی قلت اور گرانی سے مشکلات درپیش ہیں۔ اس ٹیکس کی وجہ سے اور بھی تشویش پیدا ہو گئی ہے (اسٹار)

کوئلہ سے تیل

کیپ ٹاؤن۔ ۳ر جنوری اسوقت جرمنی میں جنوب افریقی کوئلہ کے نمونوں پر جو تجربات کئے جا رہے ہیں۔ ان ہی سے اس کا فیصلہ ہو سکے گا کہ جنوبی افریقہ کا کوئلہ سے تیل بنانے کا کارخانہ کہاں قائم کیا جاوے۔ کوئلہ سے تیل نکالنے کا ایک برطانوی اور دو جرمن طریقوں کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ اس وقت ۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۳ گیلن پٹرول سالانہ بنانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن اگر ضرورت ہو تو اس میں توسیع بھی ممکن ہو سکے گی۔ (اسٹار)

ہند چینی میں چینی اشتراکیوں کی سرگرمیاں

سنگاپور ۳ر جنوری۔ یہاں موصول شدہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ ہند چینی میں اشتراکی مداخلت اب عملی صورت اختیار کر رہی ہے۔ ایک حالیہ اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ اکثر چینی کاریگر اور دوسرے کام جاننے والے سرحد عبور کر چکے ہیں۔ اور ہوچی منہ کی باغی فوجوں کی عملی طور پر مدد کر رہے ہیں۔

ایک اطلاع میں معلوم ہوا کہ اس وقت ٹانگ کنگ کے شمالی پہاڑوں میں چار چینی ڈویژن موجود ہیں (اسٹار)

طہران ۳ر جنوری۔ ایرانی حکومت ترکی سے دوستانہ تعلقات کو زیادہ استوار کرنے کی خواہاں ہے۔ اسلئے کہ موجودہ بین الاقوامی صورت حال میں دونوں کی پوزیشن بہت حد تک ملتی جلتی ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ترک حکومت بھی ایسی خواہش رکھتی ہے اور اسلئے ممکن ہے کہ معاہدہ سعد آباد کی دوبارہ تجدید ہو۔ (اسٹار)